احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 20

منگل 15۔مئی 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 15 مئی 2012ء 23 جمادی الثانی 1433 ہجری 15 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 112

رفقاء حضرت مسیح موعود کے آپ سے عشق ومحبت اوراخوت میں ہر دنیاوی رشتے سے بڑھ جانے کے روح پرور واقعات

جب انسان سچے طور پر خداتعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے

کوئی انسان بجز پیروی نبی کریم ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کا حصہ پا سکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 مئی 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضورانور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت کی دسویں شرط میں اپنے سے تعلق ومحبت اوراخوت کو اس معیار پر پہنچانا لازمی قرار دیا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی رشتے میں نہ ملتی ہو۔دین حق کی تعلیم میں داخل ہونے والی بدعات کو دور فرما کر دین حق کی خالص اور چمکتی ہوئی تعلیم کو پھر سے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔آنحضرت ﷺ کے حقیقی مقام اور مرتبے کی پہچان ہمیں کروائی اور بندے کو خدا سے ملایا۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی کریم ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔پس آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی اور عشق میں فنا ہونا آپ کا خدا تعالیٰ تک پہنچنے اور پہنچانے کا باعث بنا اور پھر خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود کو بھی اپنے تک پہنچنے کے ذریعہ میں شامل فرما کر آپ سے تعلق ومحبت اور اخوت کے رشتہ کو ضروری قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ سے بھی محبت کے عظیم الشان نظارے دکھائے۔اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے بارے میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے۔اور ایک قوت جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔پس یہ مقام اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو ملا۔

حضورانور نے حضرت مسیح موعود سے سچی محبت کرنے والوں اور آپ سے عشق کا تعلق رکھنے والوں کے کچھ واقعات پیش فرمائے۔جن رفقاء حضرت مسیح موعود کے حضورانور نے واقعات بیان فرمائے ان میں حضرت اللہ یار صاحب، حضرت ملک خان صاحب، حضرت مولوی سکندر علی صاحب، حضرت شکر الٰہی صاحب احمدی، حضرت مدد خان صاحب، حضرت محمد اسماعیل صاحب ولد مولوی جمال الدین صاحب، حضرت شیخ اصغر علی صاحب، حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ، حضرت اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحب، حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحب، حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب ولد عمر بخش صاحب، حضرت مولوی محبّ الرحمٰن صاحب، حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب، حضرت میاں عبدالغفار صاحب، حضرت شیخ زین العابدین صاحب، حضرت میاں عبدالرزاق صاحب، حضرت میاں وزیر محمد خان صاحب، حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب، حضرت مولوی عزیز دین صاحب، حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ مسیتا صاحب، حضرت سراج بی بی صاحبہ دختر سید فقیر محمد صاحب افغان، حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب اور حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب شامل ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق دیتے ہوئے آپ کے ساتھ اخوت اور تعلق اور محبت کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رشتے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے والے بھی ہم بنیں۔حضورانور نے آخر پر بھارت کی دو بزرگ خواتین مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم قادیان اور مکرمہ نذر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سیف خان صاحب کی وفات پر ان دونوں کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

کامل رہنما

عارف ربانی حضرت عبدالکریم جیلانیؒ (متوفّٰی 767ھ) ارشاد فرماتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ اس لئے خاتم النبیّین تھے کہ آپ نے حکمت، ہدایت علم، یا راز کی ہر بات سے آگاہی بخشی اور اس بھید کی طرف واضح اشارہ کر کے اس کی وضاحت کا حق ادا فرما دیا۔

(انسان کامل جلد نمبر 1 باب 36 صفحہ 69 سید عبدالکریم جیلانیؒ مطبع ازہریہ مصر 1316ھ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

مکرمہ ریحانہ نثار صاحبہ صدر لجنہ گوٹن برگ

انٹرفیتھ سیمینار۔ گوٹن برگ۔ سویڈن

(زیراہتمام لجنہ اماء اللہ گوٹن برگ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 28 جنوری 2012ء کو لجنہ اماء اللہ گوٹن برگ کو انٹرفیتھ سیمینار منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ یہ اس نوعیت کا گوٹن برگ کا پہلا سیمینار تھا جو بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ سیمینار کا عنوان تھا۔

"دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے مذہب کس طرح ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے"۔

اس پروگرام میں کل 39 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں گوٹن برگ کے سینا گوگ سے تین یہودی نمائندے، شہر کے مختلف گرجا گھروں سے پانچ پادری، مختلف مذاہب کے ڈائیلاگ کروانے والی چرچ کی نمائندہ۔ گوردوارے سے آٹھ نمائندے اور ہندو ٹیمپل کے تین نمائندے شامل تھے۔ اس کے علاوہ اس پروگرام میں پولیس چیف، یونیورسٹیز اور سکول کے ٹیچرز اور شہر کے پڑھے لکھے طبقہ سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد نے شرکت کی۔ سیمینار میں مہمانوں کو مدعو کرنے کے لئے خاکسار اور سیکرٹری دعوت الی اللہ گوٹن برگ محترمہ سلمانہ سحر وقاص اور ان کی ٹیم نے تقریباً 2 ماہ پہلے چرچ سینا گوگ اور سکولز کے دورہ جات کرنے شروع کئے اور ایک خوبصورت دعوت نامہ تیار کیا جس میں قرآن پاک کی آیت لکھی گئی اور جماعت کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بھی استعمال کیا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس سیمینار کی پہلی مقررہ Ms Anabelle Gylenspets تھیں جو کہ یہودی مذہب سے تعلق رکھتی ہیں اور گوٹن برگ میں یہودی ربی Mr. Peter Borenstien کی نمائندگی کر رہی تھیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ بین المذاہب مذاکرات کرنے سے پہلے ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کرنا لازم ہے۔ اگر ہم نے دنیا میں مذہبی ہم آہنگی کے ذریعہ امن قائم کرنا ہے تو تمام انسانوں کو ان کے رنگ ونسل کے بجائے روحانی حالت سے جانچنا ہوگا۔

سیمینار کے دوسرے مقرر پادری Perr Jennervall صاحب تھے جو کہ Protestent فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ کبھی کبھی حضرت عیسیٰؑ کے یہ الفاظ کہ میں تلوار کے ساتھ آیا ہوں ہمیں حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ مگر ہم ان الفاظ کو ان کے ظاہری معنی میں نہیں لے سکتے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کی تمام زندگی انسانی ہمدردی پیار و محبت قائم کرنے میں صرف ہوئی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ امن وسلامتی سب سے پہلے ہمارے اپنے وجود سے شروع ہوتی ہے۔

اس سیمینار کی اگلی مقررہ Ms Julia Carlberg تھیں جو کہ ہندو مذہب کی نمائندگی کر رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ مادیت اور معاشرتی بدامنی دراصل انسان کے اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ ہمیں نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں کا بھی احترام کرنا چاہئے اور یہ کہ سبزیوں پر مبنی خوراک بھی جانوروں کو بچانے کی طرف ایک قدم ہے۔ انہوں نے اس ہندو روایت کا ذکر کیا جس میں ہندو خداؤں کا نام اس غرض سے بار بار دوہرایا جاتا ہے کہ انسانوں میں بھی خدائی خصوصیات مثلاً برداشت، عزت و احترام اور محبت وغیرہ جلوہ گر ہوسکیں۔

اگلی مقررہ Ms Marika Palmdahl تھیں جو کہ گوٹن برگ کے ایک گرجے میں پادری ہیں اور بین المذاہب مذاکرات کرواتی ہیں، اسی وجہ سے آپ گوٹن برگ میں خصوصی شہرت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز ایک مشہور مذہبی مفکر کے ان الفاظ سے کیا کہ بجز مذہبی ہم آہنگی کے دنیا میں امن کا قیام ناممکن ہے۔ جس کے بعد انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے ایمان نہ لانے والوں کے ساتھ حسن سلوک کی چند مثالیں پیش کیں۔ آخر میں آپ نے دنیا میں امن وامان کے قیام کے لئے اتحاد بین المذاہب کی ضرورت پر زور دیا۔

اس سیمینار کے اگلے مقرر Mr. Tornbjorn Linblad تھے جو کہ چرچ میں نوجوانوں کی تعلیم سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کا ایک ہی خدا ہے جو کہ سراسر محبت ہے۔ اگر دنیا میں کوئی دہریہ ہے تو وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے حسب حال خدا تک پہنچنے کا راستہ تلاش کرنے سے قاصر رہا ہے۔

اس پروگرام میں Catholic Church کی نمائندگی میں پادری Hakan Jerrhage تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے گرجا کے دروازے تمام مذاہب کے افراد کے لئے کھلے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں دنیا میں پیار محبت صبر اور عاجزی سے امن کے قیام کی کوشش کرنی چاہئے۔

پروگرام کے آخری مہمان مقرر Surjeet Singh صاحب تھے جو کہ گوٹن برگ میں سکھ برادری کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ہمیں پہلے اپنی اندرونی حالتوں کا جائزہ لینا ہوگا۔ انہوں نے سکھ مذہب کے اس نظریہ کا ذکر کیا کہ خدا محبت ہے، ہم اس کی مخلوق ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور قبولیت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے محبت سے پیش آنا ہوگا۔ آپ نے حضرت بابا گرونانکؒ کے یہ الفاظ دوہرائے کہ مرد وعورت کے درمیان کوئی تفریق نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام مذاہب کے افراد کو ہم اپنے گوردوارے میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

آخر میں مکرم آغا یحییٰ خان صاحب، مربی انچارج سویڈن نے احمدیت کی نمائندگی کی آپ نے اپنی تقریر میں دین حق کے اس عقیدے کا ذکر کیا کہ ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء پر ایمان لائے اور تمام مذاہب کا احترام کرے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" پر اپنی تقریر کا اختتام کیا۔

لجنہ گوٹن برگ نے مہمان خصوصی کے طور پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سویڈن محترم مامون الرشید صاحب ڈوگر کو مدعو کیا تھا۔ آپ نے مختصر تقریر کی اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی اور اس طرح یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ گوٹن برگ نے تمام مہمانوں کو کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پوپ کو امن کے پیغام کی کاپی خوبصورت تحفے کی صورت میں پیش کی۔ مہمانوں کی چائے، کیک اور پیٹیز کے ساتھ تواضع کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام مہمانوں نے جماعت احمدیہ کے مؤقف اور اس بین المذاہب سیمینار کے انعقاد پر انتہائی مثبت خیالات کا اظہار کیا۔

یہودی مذہب سے تعلق رکھنے والی چند خواتین نے بتایا کہ ہم لوگ ایسا سیمینار کرنے کے بارے میں ابھی سوچ ہی رہی تھیں کہ احمدی خواتین ہم سے سبقت لے گئیں۔ کئی مہمانوں نے یہ سوال اٹھایا کہ عام مسلمان آپ کو کیوں قبول نہیں کرتے، اسی طرح پاکستان اور دیگر ممالک میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم پر انتہائی دکھ اور تشویش کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پروگرام کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور آئندہ بھی لجنہ گوٹن برگ کو اس طرح سے مزید سیمینار منعقد کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: مکرم طیب احمد منصور صاحب سیکرٹری اشاعت

جماعت احمدیہ پرتگال کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جماعت احمدیہ پرتگال کو مورخہ 25 مارچ 2012ء کو مرکزی سنٹر میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مربی سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ پرتگال کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد مکرم صدر مجلس نے جلسہ یوم مسیح موعود کے اغراض ومقاصد پرتگیزی اور اردو زبان میں بیان فرمائے۔ اس کے بعد مکرم الحاج خالد محمود صاحب نے "مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد عزیزم نبیل احمد ناصر نے حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پرتگیزی زبان میں پڑھے اور پھر سیدنا حضرت مسیح پاک کا نعتیہ کلام پڑھا گیا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق پرتگیزی زبان میں تیار کی گئی ایک وڈیو حاضرین کو دکھائی گئی۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام سے چند اشعار پیش کئے گئے۔

پھر خاکسار نے "حضرت مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کا ظہور" کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر ایک عرب نومبائع احمدی مکرم رضوان ازنین صاحب نے عربی زبان میں حضرت مسیح موعود کی صداقت پر دلائل پیش کیے۔

عرب دوست کی تقریر کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریرات اور واقعات کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ پھر حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔

اس کے بعد اردو اور پرتگیزی میں شرائط بیعت تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود پڑھ کر سنائی گئیں۔ پھر لجنہ اماء اللہ نے چند نظمیں پیش کیں۔ آخری تقریر حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے متعلق تھی جو کہ مکرم بشیر احمد صاحب نے کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعود کا اختتام ہوا جو کہ مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب صدر جماعت احمدیہ پرتگال نے کروائی۔ جلسہ کی کل حاضری 61 تھی جن میں مرد وخواتین کے علاوہ 5 نومبائعین بھی شامل تھے۔ جلسہ کے بعد ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ شاملین جلسہ کو اس پروگرام کی برکات سے نوازتا رہے۔ اور تمام منتظمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کی دعوت الی اللہ کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان رفقاء کے درجات بلند فرماتا چلا جائے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کیا اور ہمیں اس زمانے کے انعامات سے حصہ لینے والوں میں بنایا

اللہ کرے کہ ان کی نیکیاں، ان کی ایمانی جرأت، ان کی دین کے لئے غیرت، ان کا دین کی خدمت کا جذبہ ان کی نسلوں میں بھی روح پھونکنے والا ہو اور وہ اپنے اندر بھی ایک جوش اور ولولہ پیدا کر کے ان بزرگوں کے جذبات اور دلی تڑپ کو آگے بڑھانے والے ہوں اور اس فیض کو اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھیں

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان رشتوں کا حق تبھی ادا ہوتا ہے جب ان کے نقش قدم پر چلا جائے، اس ذمہ داری کو نبھانے کے احساس کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں

نائیجر کے سلطان آف آگادیس مکرم الحاج عمر ابراہیم صاحب کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 مارچ 2012ء بمطابق 16/امان 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) کے (دعوت الی اللہ) کے واقعات و تجربات بیان کئے تھے اور مَیں نے کہا تھا کہ کچھ واقعات رہ گئے ہیں وہ آئندہ بیان کروں گا، تو وہ آج ہی بیان کرتا ہوں۔ ان واقعات کے سنانے کا اصل مقصد تو جیسا کہ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں یہ ہے کہ ایک تو ان (رفقاء) کے لئے دعا ہو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کیا اور ہمیں اس زمانے کے انعامات سے حصہ لینے والوں میں بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ ورنہ شاید ہم میں سے بہت سے اس نعمت سے محروم رہتے جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ دوسرے ان کی نیکیاں، اُن کی ایمانی جرأت، اُن کی دین کے لئے غیرت، اُن کا دین کی خدمت کا جذبہ اُن کی نسلوں میں بھی روح پھونکنے والا ہو اور جو براہِ راست اُن سے خونی رشتہ نہیں رکھتے لیکن ایک روحانی رشتہ ان کے ساتھ ہے وہ اس تعلق کی وجہ سے اپنے اندر بھی ایک جوش اور ولولہ پیدا کر کے ان بزرگوں کے جذبات اور دلی تڑپ کو آگے بڑھانے والے ہوں اور اس فیض کو اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھیں۔ تبھی ہم ان بزرگوں کے احسانوں کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں، بعض دفعہ ملنے پر بتاتے بھی ہیں کہ فلاں بزرگ کا آپ نے ذکر کیا تھا اُن کے ساتھ میرا رشتہ داری کا، عزیز داری کا یہ یہ تعلق ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان رشتوں کا حق تبھی ادا ہوتا ہے جب اُن کے نقشِ قدم پر بھی چلا جائے۔ پس اس ذمہ داری کے نبھانے کے احساس اور کوشش کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

......حضرت منشی محبوب عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ حکیم محمد علی صاحب موجد روح جیون بوٹی شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر تھے۔ وہ پنشن لے کر لاہور میں سکونت پذیر ہوئے۔ مَیں اُن کے ہاں ملازم تھا۔ وہ بھی اکثر مسیح موعود کی مخالفت کیا کرتا تھا اور بہت بدزبانی کیا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن دورانِ گفتگو میں اُس نے حضرت مسیح موعود کی شانِ مبارک میں دیوث کا لفظ استعمال کیا۔ (نعوذ باللہ)۔ مَیں نے رات کو بہت دعائیں کی اور استغفار کیا کہ ایسے شخص سے مَیں نے کیوں گفتگو کی جس نے ایسی بے ادبی کی ہے۔ مگر رات کو مجھے خداوند کریم نے رؤیا میں دکھایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود میاں چراغ دین صاحب مرحوم کے مکان میں تشریف فرما ہیں اور مَیں حاضرِ خدمت ہوا ہوں۔ جب مَیں نے حضور کو السلام علیکم کہا تو حضور نے جواب دیا وعلیکم السلام۔ اور مجھ سے پوچھا کہ وہ شخص جو ہمیں دیوث کہتا ہے کہاں ہے؟ مَیں نے باہر کی طرف دیکھا تو محمد علی آ رہا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور وہ محمد علی حکیم ہے باہر آ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اُس کو کہہ دو کہ ہم آپ سے ملاقات نہیں کرتے کیونکہ آپ دیوث ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا انتقام دیکھیں۔ اس رؤیا کے بعد چند ہفتے گزرے تھے کہ اُس کی لڑکی ایک کلرک کے ساتھ بھاگ گئی اور گوجرانوالہ محکمہ پولیس کے خفیہ افسر نے اُس کو پکڑ لیا۔ کلرک نے کہا یہ میری بیوی ہے۔ لڑکی نے کہا یہ میرا ملازم ہے۔ دونوں کے متضاد بیانات تھے۔ پولیس کو شبہ ہو گیا۔ گوجرانوالہ کے اسٹیشن پر اُن کو گاڑی سے اتار لیا۔ ڈپٹی کمشنر کے پیش ہوئے۔ وہاں لڑکی نے بیان دیا کہ میرا باپ دیوث ہے اور میری شادی نہیں کرتا۔ (اب یہ حکیم صاحب کی بیٹی خود بیان دے رہی ہے)۔ مَیں مجبوراً اس آدمی کے ساتھ ایک نوابزادے کے پاس جا رہی ہوں۔ خیر اُس نے اپنے واقعات سنائے۔ اُس ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ تمہارے باپ کی ہتک

ہوگی اُس کے پاس چلی جاؤ۔مگر اس نے واپس جانے سے انکار کیا اور کہا باپ مجھے مار ڈالے گا۔خیر ڈپٹی کمشنر نے کہا ہم انتظام کر دیتے ہیں اور لڑکی کو لاہور کے ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیج دیا کہ لڑکی کے باپ کے حوالے کیا جائے مگر اُس سے ضمانت لی جائے کہ اسے کوئی تکلیف نہ دے۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر نے کچہری میں حکیم صاحب کو طلب کیا۔ جاتے ہی حکیم صاحب کو ڈانٹا اور کہا کہ تم بڑے دیوث ہو۔(دوسری دفعہ پھر ڈپٹی کمشنر نے وہی بات کہی)۔اپنی لڑکی کی حفاظت نہیں کرتے اور تم بڑے بے شرم ہو، جوان لڑکی کا رشتہ نہیں کرتے۔ پانچ ہزار روپے کی ضمانت لاؤ تب لڑکی تمہارے حوالے کی جائے گی۔ اور اس طرح وہ بدلہ لیا۔ پھر اس پر اس کا مزید عبرتناک انجام یہ ہوا کہ کچھ عرصے کے بعد (-) صاحب شہر میں دیوث مشہور ہوگئے۔ ہر ایک اُن کو دیوث کہنے لگا۔ اور کچھ عرصے کے بعد وہی لڑکی پھر بھاگ گئی اور عیسائی ہوگئی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد9 صفحہ 207 تا 209 روایت حضرت منشی محبوب عالم صاحب)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول کی وفات پر جب مَیں نے سنا کہ چوہدری غلام احمد صاحب پیغامی ہوگئے ہیں تو مَیں وہاں پہنچا اور اُنہیں پیغامیوں کے حالات سے اطلاع دی۔ الحمدللہ کہ انہوں نے بہت اثر لیا اور پیغامی خیالات سے توبہ کر لی اور یہاں قادیان میں تشریف لائے۔ اسی طرح چوہدری نعمت خان صاحب سب جج کو میں نے موضع کھیڑی میں (دعوت الی اللہ) کی اور آپ اس کے تھوڑے عرصے بعد احمدی ہوگئے۔ پھر جب آپ 'اونہ' میں تھے اور مَیں نے سنا کہ پیغامی خیالات رکھتے ہیں تو اُن سے مَیں (نے) خط وکتابت کی اور بہ عمل خود انہوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی فرمائی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد6 صفحہ 147-146 روایت حضرت امیر خان صاحب)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو پیغامیوں کی تعداد ویسے بھی بہت تھوڑی رہ گئی ہے اور یہ جہاں جہاں تھے پچھلے دو تین سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں احمدی ہوئے ہیں، مبائع ہوئے ہیں۔

حضرت مولوی عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں حضرت صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت اُس وقت ایک جگہ کھڑے تھے۔ ایک (رفیق) حضرت صاحب کے پاس کھڑا تھا۔ اُس نے مجھ کو دیکھ کر حضرت صاحب کو کہا کہ یہ مولوی عبداللہ کھیوے والا ہے۔ اس کے ساتھ بڑے مقابلے ہوئے ہیں۔ یعنی (دینی) مقابلے بحثیں وغیرہ۔ لیکن ہر میدان میں اس کو اللہ تعالیٰ غلبہ دیتا رہا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: ہاں حق کو ہمیشہ غلبہ ہی ہوتا ہے۔ یہ کلمات مبارک اس برکت والے منہ سے سن کر میری تسلی ہوئی اور بڑی خوشی ہوئی اور مجھے یقین ہوگیا کہ اس منہ سے یہ کلمہ نکلا ہے۔ مجھے امید ہوگئی کہ مَیں حق پر رہوں گا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے غلبہ ہی دے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس وقت سے اب تک کسی مقابلے میں مجھے شکست نہیں ہونے دی، غلبہ ہی بخشا ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد10 صفحہ 222-221 روایت حضرت مولوی عبداللہ صاحب)

حضرت چوہدری محمد علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب سیالکوٹ جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے، جب واپس تشریف لائے تو انہوں نے آ کر (دعوت الی اللہ) شروع کی۔ وہ خود بیعت کر کے آئے تھے۔ اُن کی (دعوت الی اللہ) سے گھٹیالیاں کے لوگ دھڑا دھڑ بیعت کرنے لگے۔ غالباً غلام رسول بسراء صاحب سے مَیں نے یہ سنا کہ حضرت صاحب نے جب یہ دیکھا کہ کثرت سے گھٹیالیاں کے لوگ بیعت کر رہے ہیں تو فرمایا یہ گھٹیالیاں کیا ہے؟ گاؤں ہے کہ شہر ہے۔ اس پر چوہدری محمد علی صاحب کے بھائی حاکم علی نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد10 صفحہ 235 روایت حضرت چوہدری محمدعلی خان صاحب)

(یہ آگے اس روایت کی تصدیق ہو رہی ہے)

پھر حضرت شیخ عبدالرشید صاحب کی روایت ہے کہ مولوی محمد علی صاحب بوپڑی غیر احمدی یہاں آیا کرتے تھے۔ بڑے خوش الحان تھے۔ اُس کے وعظ میں بیشمار عورتیں جایا کرتی تھیں۔ (آواز بھی اچھی تھی۔ وعظ بھی بہت اچھا کیا کرتے تھے۔ attract کیا کرتے تھے۔ لحن بھی اچھا تھا۔ تلاوت بھی اچھی کیا کرتے تھے۔) کہتے ہیں کہ دو دو تین تین ماہ یہاں رہا کرتے تھے۔ اُس نے آ کر حضرت کی مخالفت شروع کر دی۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کی مخالفت شروع کر دی)۔ بدزبانی بھی کرتا تھا۔ اُس کے ساتھ بھی بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ میرے والدین نے مجھے جواب دے دیا (یعنی گھر سے نکال دیا)۔ والدہ زیادہ سختی کیا کرتی تھیں کیونکہ (مولوی) بوپڑی کا بڑا اثر تھا۔ والدین نے کہا ہم عاق کر دیں گے۔ کئی ماہ مجھے گھر سے باہر رہنا پڑا۔ میرے والد صاحب میری والدہ کو کہا کرتے تھے کہ پہلے یہ دین سے بے پرواہ تھا۔ سویا رہتا تھا۔ اب نماز پڑھتا ہے۔ تہجد پڑھتا ہے۔ اسے مَیں کس بات پر عاق کروں۔ (ایک طرف مخالفت تھی حضرت مسیح موعود کی، دھمکی تھی کہ عاق کریں گے لیکن ساتھ ہی یہ بھی اثر تھا کہ جب سے احمدی ہوا ہے اس کی کایا پلٹ گئی ہے)۔ وہ کہتے ہیں لیکن پھر بھی دنیاوی باتوں کو مدّنظر رکھ کر مجھے کہا کرتے تھے کہ مرزائیت چھوڑ دو۔ مَیں یہی کہا کرتا کہ مجھے سمجھا دو۔ چنانچہ اس اثناء میں کئی دفعہ مولوی محمد حسین صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ مولوی محمد حسین صاحب ہمارے مقروض تھے۔ والد صاحب تقاضا کے لئے مجھے بھیجا کرتے تھے۔ اتفاق سے ایک دفعہ مولوی صاحب نے ایک اشتہار شائع کروایا جس میں خونی مہدی کا انکار تھا اور لکھا تھا کہ وضعی حدیثیں ہیں۔ یعنی خود بنائی ہوئی حدیثیں ہیں۔ ان کی کوئی صحت نہیں ہے۔ حضرت صاحب کو بھی یہ اشتہار پہنچ گیا۔ یہ اشتہار دیکھ کر حضرت صاحب نے ایک استفتاء تیار کیا اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب گوڑگانواں والے کو مولوی کے پاس بھیجا۔ وہ علماء کے پاس فتویٰ لینے کے لئے گئے۔ بعض علماء نے فتوے دیئے، بعض نے انکار کیا۔ .... کہتے ہیں مجھے اس رسالے کا علم تھا جو مولوی محمد حسین صاحب نے شائع کیا تھا کہ اس میں مولوی صاحب نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ چنانچہ جب مولوی محمد حسین صاحب کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوتا تھا تو مَیں یہ ذکر کرتا تھا۔ ایک دن میں نے اُن سے کہا کہ آپ کا عقیدہ مہدی کے متعلق تو یہ ہے جو آپ نے شائع کیا ہے۔ خونی مہدی نہیں آئے گا اور اس کے متعلق جو حدیثیں ہیں وہ ضعیف ہیں، کمزور ہیں، ظنی ہیں اور لوگوں کو آپ یہ کہتے ہیں کہ مہدی آئے گا۔ آپ دو طرف کیوں بیان دے رہے ہیں۔ ان کو اپنا اصلی عقیدہ کیوں نہیں بتاتے۔ لیکن وہ میری بات کا کوئی جواب نہیں دیتا تھا اور ہر دفعہ یہی کہتا تھا کہ جاؤ مرزائی ہو جاؤ، تمہیں اس سے کیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد12 صفحہ 29 تا 31 روایت حضرت شیخ عبدالرشید صاحب)

............مکرم میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ والد صاحب کو خدمتِ دین کا بہت شوق تھا اور اس پیرانہ سالی میں بھی، بڑھاپے میں بھی آپ جوانوں سے بازی لے جاتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں، 1934ء میں جہاں خطبہ جمعہ میں آپ کی وفات کو شہادت کی موت قرار دیا ہے، وہاں آپ نے اعتراف فرمایا کہ مولوی صاحب جوانوں سے بڑھ کر کام کرنے والے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ تین آدمی مَیں نے دیکھے ہیں جو کہ (دعوت الی اللہ) میں دیوانوں کی طرح کام کرتے تھے، ایک حافظ روشن علی صاحب مرحوم، دوسرے یہ مولوی صاحب اور تیسرے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ یہ تینوں نہ دن نہ رات دیکھتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) میں ہی لگے رہتے ہیں۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد12 صفحہ 274 روایت حضرت میاں شرافت احمد صاحب)

پھر میاں شرافت احمد صاحب ہی اپنے والد صاحب مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ والد صاحب (دعوت) سلسلہ کے متعلق اپنا ایک رؤیا بیان فرمایا کرتے تھے۔ وہ مَیں لکھتا ہوں۔ (والد صاحب) کہتے ہیں ایک دن مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ہمارے گھر میں یا گاؤں میں یہ مجھے یاد نہیں رہا تشریف لائے ہیں اور مجھ سے قلم مانگتے ہیں۔ اُس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ کچھ مدت کے بعد مَیں قادیان میں حاضر ہوا اور اپنے ساتھ دو ربیجے کھدر سفید دھوبی سے دھلا ہوا، اُس کے پانچ گز کے دو ٹکڑے (یعنی ربیجے شاید پنجابی میں لمبی چادروں کے ٹکڑوں کو کہتے ہیں) لے کے رکھے اور دو ہولڈر مختلف رنگ کے لئے اور حضور کی خدمت میں پیش کئے اور حضور سے قلم مانگنے کی تعبیر دریافت کی۔ حضور نے ازراہِ ہمدردی میرے حقیر نذرانے کو قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے خواب کو پورا کر دیا۔ قلم سے مراد یہ ہے کہ آپ خدمتِ دین کریں، تحریری بھی اور تقریری بھی۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ اس کے بعد مَیں نے اپنے سارے زور سے (دعوت الی اللہ) شروع کر دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ آپ کے دونوں بھائی بیعت میں شامل ہو گئے جن میں سے ایک اپنے علاقے میں مانا ہوا عالم تھا (مولوی علی محمد صاحب ساکنہ زیرہ ضلع فیروز پور۔) جب مخالفوں کو معلوم ہوا کہ یہ دونوں بھائی مولوی جلال الدین صاحب اور مولوی علی محمد صاحب احمدی ہو گئے ہیں تو اُن کی کمریں ٹوٹ گئیں۔ ان کے احمدی ہونے پر محمد علی بوہڑ یہ اور محمود شاہ واعظ یہ دونوں زیرہ سے روتے ہوئے چلے گئے۔ یہ غیر احمدی تھے اور فیروز پور تک ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈال کر ایسے روتے تھے جیسے بہت قریبی رشتہ دار فوت ہو گیا ہو۔ پھر مولوی صاحب کی کوشش سے زیرہ ضلع فیروز پور، کھر پڑ لدھیکے، رتنے والا اور للیانی وغیرہ مقامات پر مخلص جماعتیں پیدا ہوئیں۔ الحمدللہ۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد12 صفحہ274تا276 روایت حضرت میاں شرافت احمد صاحب)

پھر میاں شرافت احمد صاحب ہی کی مولوی جلال الدین صاحب کے بارے میں ایک روایت ہے کہ والد صاحب 1924ء میں ملکانہ میں (دعوت الی اللہ) کی خاطر تشریف لے گئے اور وہاں بنجاروں اور ملکانوں میں (دعوت الی اللہ) کرتے رہے۔ ملکانوں اور بنجاروں کے علاوہ آپ نے معززین علاقہ سے بھی تعلقات پیدا کر لئے۔ حکامِ وقت سے بھی اپنے پھٹے پرانے کپڑوں میں جا ملتے۔ وہ لوگ آپ کو اس رنگ میں دیکھ کر کہ ستر اسّی سال کا بوڑھا اپنی گٹھڑی اُٹھائے پھر رہا ہے اور دن رات اس دھن میں ہے کہ لوگ (مومن) بن جائیں اور احمدیت قبول کر لیں، بہت اچھا اثر لیتے تھے۔ آپ اُن سے کافی چندہ وصول کرتے تھے۔ وہ خوشی سے دیتے تھے کہ یہ جماعت کام کرنے والی ہے۔ اس علاقے میں بھی آپ کی سعی اور کوشش سے بہت سے لوگ سلسلہ حقہ میں داخل ہو گئے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد12 صفحہ279-278 روایت حضرت میاں شرافت احمد صاحب)

حافظ غلام رسول وزیر آبادی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود میاں بشیر احمد صاحب کے مکان میں جس کے دروازے دونوں مسقف گلیوں (چھتی ہوئی گلیاں تھیں) کے نیچے موجود ہیں، تشریف فرما ہوئے اور بہت دوستوں کو اس میں جمع کر کے فرمایا کہ مَیں نے ہائی سکول اس لئے قائم کیا تھا کہ لوگ یہاں سے علم حاصل کر کے باہر جا کے (دعوت الی اللہ) کریں گے۔ مگر افسوس کہ لوگ علم حاصل کرنے کے بعد اپنے کاروبار میں لگ جاتے ہیں اور میری غرض پوری نہیں ہوتی۔ کوئی ہے جو خدا کے لئے مجھے اپنا لڑکا محض دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دے دے۔ اُس وقت مولوی عبیداللہ مرحوم میرا بیٹا چھوٹی عمر کا میرے پاس موجود تھا۔ میں نے وہ حضرت صاحب کے سپرد کر دیا۔ حضرت صاحب نے اُس کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں پکڑ لیا اور میاں فضل دین صاحب سیالکوٹی جو اُس وقت مدرسہ احمدیہ میں مددگار کارکن تھے اُس کے سپرد کر کے فرمایا کہ اس بچے کو مفتی محمد صادق صاحب کے سپرد کر آؤ۔ ان دنوں مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مفتی صاحب تھے۔

الغرض وہ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر عالم فاضل بن گیا اور خلیفہ ثانی نے اپنے عہدِ خلافت میں اُس کو ماریشس میں (مربی) بنا کر بھیج دیا جو پونے سات سال (دعوت الی اللہ) کا کام کرتا رہا۔ آخر کسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اُس کو وفات دے دی۔ اُس کے بعد اُس کی بیوی اور ایک لڑکی اور ایک لڑکا چھوٹی عمر کے پیچھے رہ گئے جن کو بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میں جا کر 1924ء میں واپس لے آیا۔ دو سال کے بعد اُس کی اہلیہ فاطمہ بی بی جو میرے چھوٹے بھائی حافظ غلام محمد صاحب کی بیٹی تھی فوت ہو گئی۔ یہ بھی نہایت فصیح الزبان (داعیہ) تھیں۔ (ان کی اہلیہ تھیں وہ بھی بہت اچھی (داعیہ) تھیں) انہوں نے لکھا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھَا وَارْحَمْھَا۔ پھر کہتے ہیں کہ دونوں بچے بفضل خدا میرے زیرِ تربیت ہیں۔ (جب یہ لکھ رہے ہیں) لڑکی کی شادی ہو گئی، لڑکا جس کا نام بشیر الدین ہے میرے پاس ہے۔ اس وقت مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پاتا ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ وہ تعلیم حاصل کر کے اپنے والد مولوی عبیداللہ شہید مرحوم کی جگہ جا کر (دعوت الی اللہ) کا کام کرے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد12 صفحہ174تا176 روایت حضرت حافظ غلام رسول صاحب)

(اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو یہ موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کو بھی ماریشس بھجوایا۔ یہ بھی لمبا عرصہ رہے ہیں۔ ان کے بچے شاید آجکل یہیں رہتے ہیں۔ آگے ان میں سے تو کوئی (مربی) نہیں بنا لیکن بہرحال انہوں نے بھی ماریشس میں بڑی (دعوت الی اللہ) کی جماعت کی لمبا عرصہ خدمت کی ہے۔

پھر میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن آپ ایک جگہ موضع گھنوکا ننگلہ کو جا رہے تھے کہ وہاں جمعہ پڑھائیں گے۔ راستے میں موضع گھرور میں بھوک کی وجہ سے دو پیسے کے چنے لئے۔ کپڑے وغیرہ صاف کر لئے اور چنے وغیرہ کھا کر سفر کی تیاری کی۔ گھاٹ سے نکلتے ہی لُو لگ گئی۔ گرمی کے دن تھے۔ بیہوش ہو کر سڑک پر لیٹ گئے۔ کسی راہ گیر نے تھانہ گھرور میں جا کر کہا کہ قادیانی مولوی صاحب تو لُو لگنے کی وجہ سے راستے میں پڑے ہیں۔ ایک سپاہی جو کہ آپ کا معتقد تھا بھاگا ہوا آیا۔ آپ کو راستے میں کوئی یکّہ وغیرہ نہ ملا۔ ٹانگہ نہ ملا۔ وہ لاچار آپ کو اپنے سہارے آہستہ آہستہ قصبے کی طرف لایا۔ چونکہ لُو آگے سے بھی بہت تیز تھی۔ گرم ہوا چل رہی تھی۔ آپ میں کوئی سکت نہ رہی۔ قصبے سے باہر بھی ایک دھرمسالہ تھا اُس کے چبوترے پر لیٹ گئے۔ لوگوں نے بہت کہا کہ آگے چلیں۔ مگر آپ نے کہا کہ بس پہنچ گیا جہاں پہنچنا تھا۔ لوگوں نے دوائی وغیرہ دی مگر کسی نے اثر نہ کیا۔ لوگوں نے بہت کہا کہ آپ کے لڑکے کو تار دے دیتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ بچہ ہے گھبرا جائے گا۔ اب خدا کے سپرد۔ ان کلمات کے بعد وہ مردِ باصفا اپنے آقا کے حکم کو کہ خدمتِ دین کریں، پوری اطاعت اور فرمانبرداری سے بجا لاتا ہوا اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا۔ کہتے ہیں کہ مرحوم کا جنازہ غیر احمدیوں نے ہی پڑھا۔ وہاں احمدی بھی کوئی نہیں تھا اور انہوں نے ہی دفن کیا۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ دوسرے تیسرے دن احمدی دوستوں کو معلوم ہوا۔ انہوں نے اس عاجز کو (یعنی ان کے بیٹے کو) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اطلاع کی۔ حضور نے جمعہ میں آپ کا ذکر کیا اور نماز کے بعد جنازہ غائب پڑھایا۔ مرحوم کی وصیت بھی تھی، اس لئے آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ میں لگ گیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد12 صفحہ280-279 روایت حضرت میاں شرافت احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور اس روح کو ہمیشہ ہم میں بھی اور آئندہ نسل میں بھی جاری رکھے۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں:

''مَیں ان .... کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات (دینِ حق) سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس (دینِ حق) سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علومِ جدیدہ کو پڑھنا ہی جائز نہیں۔ اُن کی رُوح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ68۔مطبوعہ لندن)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے جو قرآن کریم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ ان کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفّن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ68-69۔مطبوعہ لندن)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کردینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے‘‘ (یعنی صرف وہیں پڑے رہے اور دین نہ سیکھا) ’’اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور (دین حق) سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو (دین حق) کے تابع کرتے، الٹا (دین حق) کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کرکے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے (یعنی دینی خدمات وہی بجالاسکتا ہے) جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ69۔مطبوعہ لندن)

پس یہ آسمانی روشنی حاصل کرنے کی کوشش ہو۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہوگئے ہو۔ (اب یہ جو لفظ اعضاء حضرت مسیح موعود نے استعمال کیا ہے ایک ایسا بہت بڑا اعزاز ہے کہ تم میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو۔ اعضاء بھی انسان کے خود تو کام نہیں کر سکتے، جو دماغ حکم دیتا ہے اس کے مطابق چلتے ہیں۔ پس یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود کی اس توقع پر پورا اترنے کی کوشش کرے۔ ہمارے وہ کام ہوں جو (دین حق) کی، قرآن کی حقیقی تعلیم کے مطابق ہیں۔ جن کی حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں ہمیں بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ اس کے بغیر ہم اپنی بیعت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ فرمایا کہ) ’’میرے اعضاء ہوگئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو۔ اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لوتا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اس لئے کہ آجکل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بنا پر ہے۔ اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں تاکہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ68مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

’’تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی‘‘۔ (جو بھی بات کرنی ہے سچے دل سے ہونی چاہئے اور تمہارا عمل بھی اس کے مطابق ہونا چاہئے، ورنہ وہ اثر نہیں کرتی ٗ فرمایا) ’’اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ67-68مطبوعہ لندن)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی صحیح پیروی کی کوشش ہمارا ایک فرض بھی ہے اور وہ تبھی ہو گی جب ہمارے قول و فعل ایک ہوں گے اور تبھی ہماری کوششوں کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہترین پھل لگیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کی اشاعت کرنے والوں میں سے ہوجائیں۔ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے والے بنیں۔ آپ کے اعضاء ہونے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اور ہمارے قول اور فعل میں کبھی تضاد نہ ہو۔ کبھی دجالی طاقتوں اور دنیاوی علم سے مرعوب اور مغلوب نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بنیادی چیز کو، اس اَصل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج پھر مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم سلطان آف آگادیس (Agadez) نائیجر کا ہے۔ 21؍فروری کو پچھتّر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ ان کا نام الحاج عمر ابراہیم تھا۔ ستمبر 2002ء میں ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ یہ نائیجر کے سب سے بڑے سلطان تھے اور نائیجر کے تمام روایتی حکمرانوں یا Traditional Rulars جو ہیں اُن کے پریزیڈنٹ تھے اور صدرِ مملکت کی خصوصی کابینہ کے چار افراد میں شامل تھے۔ نائیجر میں پندرھویں صدی سے آگادیس کی سلطنت کا آغاز ہوا۔ مرحوم 1960ء سے آگادیس کے سلطان منتخب ہوئے اور اکیاونویں (51ویں) سلطان تھے۔ اس طرح تقریباً اکاون باون سال یہ سلطان رہے۔ نائیجر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آگادیس کے علاقے میں جہاں شورشیں اُٹھتی رہتی تھیں وہاں امن کے قیام میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ گویا امن کا نشان تھے۔ 2002ء میں جلسہ سالانہ بینن میں اپنے بارہ رکنی وفد کے ساتھ کوئی ڈھائی ہزار کلو میٹر کا سفر طے کرکے شامل ہوئے تھے اور جلسے کے بعد ایک ہفتہ بینن میں مقیم رہے۔ اور امیر صاحب بینن کے ساتھ مختلف جماعتوں میں گئے۔ احمدیت کو قریب سے دیکھا۔ نائیجر واپسی سے قبل اس خواہش کا اظہار کیا کہ مَیں بیعت کرکے واپس جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اپنے بارہ رکنی وفد کے ساتھ بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوئے اور کہا کہ بینن کے جلسے میں ہزاروں افراد کو نماز پڑھتے دیکھ کر میرا دل خوشی سے اچھل رہا ہے۔ ہم مسلمان ملک سے آئے ہیں مگر وہاں کبھی بھی اس قدر بڑا اجتماع خالصتہً للہ ہوتے نہیں دیکھا۔ 2003ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شریک ہوئے اور ان کی مجھ سے پہلی ملاقات تھی۔ بڑے خوش اخلاق، بہت ملنسار، بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کا ان کو پتہ لگا تھا تو خود وہاں نیامی مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ (مربی) انچارج کے ساتھ تعزیت کی۔ ان کی اولاد بھی ہے اٹھارہ بیٹے بارہ بیٹیاں۔ ان کی چار پانچ شادیاں تھیں۔ (مربی) انچارج نائیجر اکبر احمد صاحب بتاتے ہیں کہ انہیں دو مرتبہ آگادیس جانے کا موقع ملا اور بہت مہمان نواز تھے۔ مشنری انچارج کی بہت مہمان نوازی کرتے تھے، عزت کرتے تھے۔ ملک کے دارالحکومت نیامی جب تشریف لاتے تھے۔ کہتے ہیں خاکسار کو پتہ چلتا تو اُن سے ملنے جاتا۔ بہت محبت سے ملتے اور ہمیشہ جماعت کے حالات پوچھتے۔ خلیفۃ المسیح کے بارے میں پوچھتے۔ اپریل 2004ء میں جب مَیں بینن کے دورے پر گیا ہوں تو پھر یہ پراکو تشریف لائے تھے۔ ہمسایہ ملک نائیجر ہے، وہاں سے باسٹھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا اور اس وفد میں مرحوم سلطان آف آگادیس بھی تھے۔ گیارہ رکنی وفد کے ساتھ اُس میں شامل تھے۔ وہاں ان سے میری ملاقات ہوئی اور وہاں بھی انہوں نے مجھے بتایا کہ مَیں تقریباً تین چار دن اور رات کا سفر کرکے آیا ہوں۔ صحراء میں سفر بھی بہت مشکل ہے۔ یہ دو ڈھائی ہزار کلومیٹر کا سفر کرکے آئے تھے۔ وہاں اُن کے ساتھ مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ تصویریں وغیرہ بھی انہوں نے کھنچوائیں۔ مل کے بڑے خوش تھے۔ نائیجر کے احمدیوں میں بھی بہت زیادہ اخلاص و وفا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ سلطان تھے اور بڑے سلطانوں میں سے تھے، بڑی عاجزی اور انکساری ان میں پائی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عزیز احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے فاران احمد کو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے 4 سال 7 ماہ میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ کے حصہ میں آئی ہے۔ تقریب آمین مورخہ 6 مئی 2012ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم ناصر احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ (ر) نے بچے سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم صوفی احمد یار صاحب سیکرٹری وصایا وامام الصلوٰۃ نصیر آباد غالب کا پوتا اور مکرم ملک یعقوب احمد صاحب چک 99 شمالی ضلع سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم فاران احمد کو نیک، صالح، قرآن کریم کا سچا عاشق بنائے اور اس کے سینے کو قرآن کریم کے فیوض و انوار سے منور کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم فیض الحق صاحب شمالی چھاؤنی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ملک انوارالحق صاحب 28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور دارالذکر میں زخمی ہوئے تھے۔ ان کو بائیں جانب فالج کا حملہ بھی ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو محض اپنے فضل وکرم سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ کوارٹرز بیوت الحمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم نیر احمد سراء صاحب کو مورخہ 19/اپریل 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام امر احمد نیر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب شہید سابق انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ، مکرم چوہدری نثار احمد سراء صاحب نگران بیوت الحمد کالونی کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد دین سراء صاحب سابق مینیجر کریم نگر سندھ کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز خادم دین، نیک اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین

ولادت

مکرم حسنات احمد مرزا صاحب مارگلہ ٹاؤن اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم طلال حسنات مرزا صاحب اور بہو مکرمہ مریم مرزا صاحبہ بنت مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب آف لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6/اپریل 2012ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ایمان مرزا تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ اور دونوں اطراف سے رفقاء کی نسل سے اور مکرم مرزا برکت علی صاحب مرحوم سابق امیر ایران وعراق کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے مکرمہ ڈاکٹر شفق ودود صاحبہ بنت مکرم کرنل عبدالودود خان صاحب کی تقریب رخصتی مکرم ڈاکٹر عثمان ناصر قاضی صاحب ابن مکرم کرنل محمد ناصر قاضی صاحب سے لاہور میں 7/اپریل 2012ء کو سرانجام پائی۔ اس نکاح کا اعلان 26 نومبر 2011ء کو مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے لاہور میں کیا تھا۔ دعوت ولیمہ مورخہ 10/اپریل 2012ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ دلہن محترم عبدالقدوس خان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت پشاور وجماعت ہائے صوبہ سرحد کی پوتی اور دلہا محترم سکواڈرن لیڈر قاضی محمد شفیق صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو دونوں خاندانوں کیلئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم میجر (ر) مبارک احمد باجوہ صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم میجر (ر) مبشر احمد باجوہ صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ مورخہ 3 مئی 2012ء کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 5 مئی 2012ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر اور حوصلہ سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کرکٹ ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 20 جنوری تا 9 مئی 2012ء آل ربوہ سیون سائیڈ ٹیپ ٹینس بال کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ صدقہ اور دعا کے ساتھ ٹورنامنٹ کا آغاز کیا گیا۔ ٹورنامنٹ کے میچز کا باقاعدہ آغاز 20 جنوری 2012ء کو بعد نماز فجر کیا گیا۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 34 ٹیموں نے شرکت کی جن کے مابین 43 میچز کھیلے گئے۔ اور 340 سے زائد خدام نے شرکت کی۔ تمام میچز صرف جمعۃ المبارک کے دن گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں منعقد کروائے گئے۔ مورخہ 9 مئی 2012ء کو ٹورنامنٹ کا فائنل میچ اور اختتامی تقریب گھڑ دوڑ گراؤنڈ میں بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم اسد اللہ غالب صاحب نائب ناظر امور عامہ تھے۔ فائنل میچ دارالعلوم شرقی نور اور دارالعلوم وسطی کے درمیان کھیلا گیا۔ جسے ایک دلچسپ مقابلے کے بعد دارالعلوم شرقی نور کی ٹیم نے جیت لیا۔ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم شاہد محمود بٹ صاحب ایڈیشنل ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پاچکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000
گلاس شواب 10ML Rs 20/=
پلاسٹک شواب 25ML Rs 30/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زوداثر دوا ہے۔
دوماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

ایک ارب روپے کی ادائیگی سے لوڈشیڈنگ کا خاتمہ ممکن ہے

ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر ثمر مبارک مند نے کہا ہے کہ حکومت اگر صرف ایک ارب روپے فراہم کرے تو آئندہ 30 برسوں تک 10 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔ جس سے لوڈشیڈنگ کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں اب بھی کوئلے کے ذریعے سستی ترین بجلی فراہم کرنے کے اپنے دعوے پر قائم ہوں۔ حکومت اگر سنجیدگی سے سوچے تو عوام کو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات مل سکتی ہے۔

پاکستان مالیاتی خسارہ کم اور شرح ٹیکس بڑھانے کے اہداف میں ناکام رہا

عالمی بینک نے وسط مدتی کارکردگی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان مالی سال 2012-13 تک مالیاتی خسارے کو ملکی مجموعی پیداوار کے 3.5 فیصد کم کرنے اور ٹیکسوں کی شرح کو جی ڈی پی کے 12.7 فیصد تک لانے جیسے بڑے اہداف کے حصول سے قاصر رہا ہے۔

کالا باغ ڈیم کی تعمیر کیلئے عوامی رابطہ مہم

ملک میں بڑھتے ہوئے توانائی کے بحران کے پیش نظر مسلم لیگ (ق) نے توانائی کے بحران کے حل کیلئے کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے حوالے سے بھرپور عوام رابطہ مہم چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ دوسری جانب ان کا کہنا ہے کہ اگر پیپلز پارٹی نے 2 ہفتوں میں لوڈشیڈنگ کے مسئلے کا حل نہ نکالا تو آئندہ الیکشن میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے۔

سچن ٹنڈولکر کو سونے کا بیٹ اور بال تحفے میں دے دیا گیا

بھارتی ریاست مغربی بنگال اور کرکٹ ایسوسی ایشن نے مایہ ناز بلے باز سچن ٹنڈولکر کو ان کی کرکٹ میں نمایاں خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اور ون ڈے اور ٹیسٹ کرکٹ میچوں میں سنچریوں کی سنچری مکمل کرنے کے اعزاز میں پر وقار تقریب کا انعقاد کیا جس میں انہیں سونے کا بیٹ اور سونے کی بال تحفہ میں پیش کیا۔

باورچی خانے کی فالتو اشیاء سے "بائیو فیول" بنانے کا منصوبہ

چینی ماہرین نے باورچی خانے کے فاضل مواد کو "بائیو فیول" میں تبدیل کرنے کے منصوبے پر کام شروع کر دیا۔ ہانگ ژو کی ژی جیانگ یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے پروفیسر جی جیانگ نے کہا کہ اس منصوبے سے توانائی کے بحران میں کمی ہوگی اور باورچی خانے کے فاضل مواد کو "بائیو فیول" میں تبدیل کرنے کے موثر طریقے سے ماحولیاتی آلودگی بھی کم ہو گی۔ پروفیسر جی نے اس حوالے سے پہلے ہی تجربہ کر لیا ہے کہ کیسے کنزرویشن ٹیکنالوجی کی مدد سے باورچی خانے کے فاضل مواد کو کارآمد بنا کر ایندھن میں تبدیل کیا جائے کہ جو گاڑیوں کے کام آ سکے گا۔

ربوہ میں طلوع و غروب 15 مئی

طلوع فجر	3:43
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:00

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

برین ٹانک
بچوں کی دماغی اور ذہنی صلاحیتیں بڑھانے میں انتہائی مفید اور موثر ٹانک۔ گھر بیٹھے حاصل کریں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

UNIVERSAL ENTERPRISES
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products
HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late
universalenterprises1@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کا مرکز
علی اسٹیٹ
ALI TRADERS Exporter & Importer
459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
0321-9425121
03008425121 چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد
Tel+92-42-35290010-11 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

سروے فری
ڈینگی مچھر کا خاتمہ بذریعہ اسپرے اور کیمیکل
دیمک کا مکمل خاتمہ
آبیان ٹرمائیٹ کنٹرول
160-A, Model Town, N-Block, L.D.A Flats Lahore.
042-35203060
0333-4132950
0301-4944973

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

DASCO داؤد آٹوز
سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینین جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس احمد، محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

ڈاؤلینس، پیل، ویوز، ہائر، سپر ایشیاء
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ائیر کولر
اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
خوشخبری: لاہور میں کسی بھی جگہ موبائل ٹاور ہو یا نہ ہو۔ MTA مکمل -/3000 روپے میں چالو کروائیں
2 فٹ ڈش فری ہوم ڈلیوری
فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: افتخار انور، شیخ انوار الحق
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614